سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

باسمه العظيم

وحقِّكم ما لذّ لي غيرُ ذكركم
وذكرُ سواكم في فمي قطّ لا يحلو
فمن شاهدت عيناه نورَ جمالكم
يموت اشتياقًا نحوكم قطّ لا يسلو (۱)

مخدومُنا المعظّم، دامت بركاتكم ماطرةً علينا إلى يوم التّناد!

بعد سلامِ مسنون عرض بہ لَبِ ادب ہوں کہ والا نامہ عنبر شمامہ مدتِ مدید کے بعد مل کر باعثِ صد امتنان ومُوجبِ سکون واطمینان بن کر آنکھوں سے لگایا۔ الحمدللہ کہ حرمین سے واپسی ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو باعثِ رحمتِ عالم بنائے، اور میرے جیسے نااہلوں کے لیے باعثِ ہدایت بنائے۔ مجھے تو آپ کی آمد کی خبر مولانا ایوب جان صاحب (بنوری) نے سنائی، جبکہ وہ زلزلہ متاثرین کے معاینہ کے لیے تشریف لائے تھے کہ آپ پشاور (میں) ایک رات گزار کر تشریف لے گئے، واللہ! مجھے قطعاً آپ کی آمد کی خبر بجز اس کے اور نہیں ملی۔ میرا ارادہ تو اوائلِ شوال میں تھا، آپ کے سفرِ انگلینڈ کی اطلاع ملنے پر ارادہ ملتوی ہوا، پھر سفرِ حج کی

(۱) ترجمہ: آپ کے حق کی قسم! آپ کے تذکرے کے علاوہ میرے لیے کوئی شے لذیذ نہیں، اور آپ کے علاوہ کسی کا تذکرہ میرے دہن میں کبھی شیریں نہیں ہوتا۔ جس کی آنکھوں نے آپ کے جمال کی تابنا کی کا مشاہدہ کیا ہو، وہ آپ کے اشتیاق میں مرجائے گا، کبھی تسلی نہ پائے گا۔

اطلاع آپ کے لیے آپ کے تشریف لے جانے کے بعد ملی، آمد کی اطلاع بھی صرف والا نامہ ہی سے ملی، اب چنیوٹ کانفرنس کی تاریخ ۲۹، ۳۰، یہ جنوری ہے یا اسلامی ہے؟ یہ اشکال بظاہر رہ جاتا ہے، اگرچہ تحریر میں سفرِ حج کی آمد میں جنوری کی تصریح اس کا قرینہ ہے کہ غالباً یہ تاریخیں جنوری کی ہیں، مگر باعثِ تشویش ضرور ہے، بہر تقدیر میرا ارادہ محرم کے اختتام پر حاضری کا ہے، یہ ہفتہ سہ ماہی میں تعطیل کا ہوگا، اگر تقدیرِ خداوندی سے چنیوٹ تشریف آوری پر پشاور کا پروگرام بنا تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تو میں پشاور حاضر ہو جاؤں گا:

لعلّ إلهي أن يّمنّ بجمعنا
فقد طال في سجن الفراق عَنائي (۱)

واللہ! یہاں نہ کوئی انیس نہ کوئی مسافر، وحشت کی زندگی گزر رہی ہے، مدرسہ میں ایک سوستر طلبہ ہیں، بیس کے قریب دورہ حدیث کے شرکاء ہیں، گزشتہ سال تک مدرّسین کی تنخواہیں مدّ زکات سے دی جاتی رہیں، جس کی ہمیں قطعاً خبر نہ تھی۔ اس سال الحمد للہ سات آٹھ ماہ کا انتظام اللہ تعالیٰ نے کر دیا ہے، آگے اللہ مالک ہے، میں نے تو ایسا ہی ٹھان لیا ہے، جیسے ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تھا کہ: ''غیر زکات سے مدّ زکات کا قرضہ پورا نہ ہو، جب تک میں تنخواہ نہ لوں گا، اس پر بھی نہ ہوا تو اساتذہ سے صاف کہہ دوں گا، جس کا جی چاہے لوجہ اللہ پڑھائے، ورنہ تشریف لے جائے، میں نے کوئی ٹھیکہ نہیں لیا، اللہ کا دین ہے، حفاظت کا ذمہ اس نے خود لیا ہے۔'' بس یہی راستہ میرا بھی ہوگا، اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے، ہر نشیب و فراز میں ہمارے لیے آپ کا نمونۂ عمل خدا کی قسم! ایک عظیم راہنما ہے۔ ایک مرتبہ مفتی شفیع صاحب نے فرمایا تھا کہ: ''ہم خود تو انسان نہ بن سکے، مگر انسانوں کو دیکھا ہے، انسان اور بیل میں فرق کر سکتے ہیں۔'' سچ کہا ہے، جس نے بھی کہا ہے:

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا !

یہاں تو علماء کا یہ عالم ہے کہ ہر قدم پر زکات، صدقۃ الفطر، خیرات، صدقات کا حصول، اور عوام سے رابطہ کا مقصد انہیں چیزوں کا وصول کرنا۔ میں واللہ! زکات، صدقاتِ واجبہ سے، بلکہ نکاح کے معاوضہ اور خیرات خوری سے بھی احتراز کرتا رہا۔ اس سولہ مہینے کے عرصہ میں مشکل سے لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ مولوی ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ نکاح یا کوئی دوسرا کارِ خیر بغیر معاوضہ انجام دے، اس لیے اب لوگ مدرسہ کی طرف اور ہماری مسجد کی طرف متوجہ ہوئے، دوسرے مقامات کے لوگ بھی اختلافی مسائل میں یہاں سے رجوع کرنے لگے، اللہ تعالیٰ شہرت پسندی کے زہر سے بچائے۔ بہر حال فضا مولویوں کے ہاتھ سے بے حد

(۱) ترجمہ: شاید میرا اللہ ہمیں یکجا کر کے احسان کرے گا، کیونکہ فراق کی قید میں میری تکان طویل ہوگئی ہے۔

مکدّر رہے، خصوصاً جب مدرسہ کو ہم نے تالا لگا دیا کہ تنخواہوں میں موظف اساتذہ کو زکات دینے سے زکات ادا نہیں ہوتی، اور یہ مسئلہ سارے سوات میں پھیل گیا، اور لوگوں نے ان مولویوں پر لعن طعن شروع کر دیا، تو اس کے بعد میرے دشمن وحُسّاد بن گئے۔ اب صحیح لوگ ایسے مدرسوں کو زکات نہیں دیتے، جس میں زکات مدرّسین کو تنخواہوں میں دی جاتی ہے، وہ لوگ ان پر سخت بدظن ہوگئے۔ بہرحال صوبۂ سرحد میں اکثر مدارس کا حال یہی ہے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ ہم نے مدّ زکات کی رقم سے طلبہ کے لیے دس روپیہ ماہوار مقرر کر دیا ہے، جب تک امکان ہوگا یہ سلسلہ رہے گا، استطاعت نہ ہوگی تو اعلان کر دیں گے کہ کچھ نہیں رہا۔ کسی کا قرضہ تو نہیں کہ خواہ مخواہ عوام کی خوشامد کر کے وصول کیا جائے اور طلبہ کو دیا جائے، اس لیے قلب پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ قصہ لمبا چوڑا ہو ہی گیا، بہت روز کے بعد تخاطب کا موقع جو ملا، معاف فرمائیں!

والسلام مسک الختام

فضل محمد

مدرسہ مظہر العلوم، مینگورہ، سوات

۷ر محرم یوم الاثنین

پس نوشت: قبلہ آغا جی (مولانا محمد زکریا بنوری) مدّظلہم کی خدمتِ عالیہ میں سلام قبول ہو۔

برادرم محمد صاحب (بنوری) ہدیۂ تسلیم قبول فرمائیں۔

حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳ر شوال سنہ ۱۳۹۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی الطاف، وگرامی افضال، محترم المقام، زادکم اللہ عزًّا وسیادةً!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

نامہ مکارم نے ممنون فرمایا، اور حسبِ معمول مسرور! جزاکم اللہ خیرا! ’’اکبر دار العلوم‘‘ سے انکار فرمایا، اگر استخارہ فرما دیتے تو شاید کسی قدر راحت کا سامان مل جاتا، اللہ تعالیٰ وہ کرے جس میں آپ کے سکونِ قلبی اور ظاہری و باطنی عافیت کا ذریعہ ہو۔

میں یہاں سے وہاں (سعودی عرب) کے ۲۵ر رمضان کو روانہ ہوا تھا، رات عند العشاء پہنچا تھا، رات اور ۲۶ر کا دن الی العصر برائے راحت گزارا، تازہ دم بعد العصر پہنچا، الحمد للہ کہ ۲۷ر شب کا عمرہ

نصیب ہوا، طوافِ عمرہ قبیل المغرب کیا، اور سعی ۲۷ کو بعد صلاۃ الفجر کی۔ پوری رات بحالتِ احرام گزر گئی، حاجی عبداللہ ساتھ تھے بعد میں، مدتوں کے بعد اس آن وشان سے لیلۃ القدر کا جلوہ ہوا تھا، جس میں ملائکہ کرام کے نزول کے علاوہ انبیاءعظام علیہم الصلاۃ والسلام کا بھی ورود ہو رہا تھا، والحمدللہ علیٰ ذلك!

وہیں اقامت رہی، عید مکہ میں کی، عید کے دوسرے روز مدینہ منورہ پہنچے، پانچ دن قیام کیا، واپسی جدہ سے ہوئی، یکم اکتوبر کو کراچی روانگی ہوئی، کل ایک عشرہ ہوا۔ دو تین یوم کے بعد برائے سکون اور ایک مقالہ کی تحریر کے لیے سکھر گیا، اسی روز رات کو حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا وصال ہوگیا، صبح اس روز سکھر سے ہوائی جہاز (کے بارے میں معلومات لیں) معلوم ہوا کہ ''موئن جوڈرو'' (لاڑکانہ) سے ہوائی جہاز ہے، ٹیلیفون پر کوشش کی، امیدواروں میں نام لکھا گیا، وہاں سکھر سے ۸۵ میل تھا، ۲۶۰ میں ٹیکسی کی، لیکن ۵ گھنٹہ سے زیادہ سفر کر کے بے نیل ومرام واپس ہوا، جگہ نہ مل سکی۔

ریاض میں ''مؤتمر الفقه الإسلامي'' کی دعوت ہے، اصرار وتقاضا ہے، استخارہ کر چکا ہوں، اگر خیر ہوا تو ان شاء اللہ تعالیٰ جانا ہوگا، ورنہ نہیں۔ ابھی صحیح بخاری یوم الاثنین شروع کرنے والا ہوں، یوم الاربعاء دار العلوم والوں نے شروع کرنے کی خواہش کی کہ حضرت مفتی (محمد شفیع) صاحبؒ کی نیابت ہو جائے، وہ شروع کرایا کرتے تھے۔ باقی خیریت ہے، حالات غنیمت ہیں، بقیہ تفصیلات کی ہمت نہیں۔ اپنی خیریت اور مدرسہ کے احوال سے مطلع فرماتے رہا کریں۔

محمد سلّمہ نے ہدایہ ثانی، نور الانوار وغیرہ لی ہیں۔ شیخ الحدیث نے (محمد بنوری پر) پابندی لگا رکھی ہے کہ بھامجی، لغاری کے ساتھ کبھی بھی ان کی موٹر میں نہ جایا کریں، کبھی ضرورت پیش آئے تو ٹیکسی سے جایا کریں، کسی کی سفارش وغیرہ کے لیے نہ جائیں، ماہانہ رپورٹ تعلیمی ان کو بھجوایا کریں کہ کیا پڑھا ہے؟ اور کتنی حاضریاں تھیں؟ وغیرہ، وغیرہ۔

والسلام

محمد یوسف بنوری عفاعنہ

عربی مکتوب از حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمٰن الرحيم

مولانا الشيخ محترم المقام، صاحب الفضل والكرم، مولانا فضل محمد عافاه الله وشفاه، ووفقهٗ لما يحبهٗ ويرضاه، آمين!

تحيةً وسلامًا وأشواقًا وهُيامًا، وبعد:

خطابُكم الكريم وقصيدتُكم العصماء كل ذٰلك أصبح سكونًا للقلب وتسليةً للفؤاد، وإن كان أشجاني مرضكم، جعله الله خيرَ وسيلةٍ لرفع الدرجات .

كنتُ رأيتُ في المنام بجدّة ٤ من الشوال سنة ١٣٩٤ﻫ عند رجوعي من المدينة أني أُعطيتُ لوحًا مُدوّرًا عليه وَشْيٌ دقيقٌ فائقٌ في غاية الحسن والجمال من فضة، كأنهٗ صِلة وعطية من الله، ومكتوب عليه قوله: ''إنهٗ من سليمان وإنهٗ بسم الله الرحمٰن الرحيم'' بخطّ جميل طُغْرائي، ففهمتُ في الرؤيا أنه بشارة بمولود وإشارة إلٰى أن أسميه بسليمان. انتهت الرؤيا . وقد تواطئت الرؤى بولادته قبل أيام من بناتي وزوجتي، وبشرى زوجتي المرحومة أم محمد رحمها الله، وبشارة جدّي السيد آدم بن إسماعيل قدس الله سرهٗ، فكانت تؤكّد وتصدّق تلك الرؤيا والبشرى، ولولا تلك الرؤيا لسمّيتُه إسماعيل عملاً بالآية الكريمة: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ'' فنرجو دعواتكم الصالحة لأن يرزقهٗ حياة طيبة تقر به العيون، وأن يجعلهٗ عالما صالحا وعارفا كاملا .

والحمد لله يوم سابع الولادة الخميسَ الغابرَ قمتُ بالعقيقة المسنونة والخِتان الذي هو من سنن الأنبياء ومن سنن الفطرة بغاية العناية، وقد عُوفِيَ والحمدلله وهو في السند في ''سكّر''، وسيأتي مع الوالدة والجدّة يوم الأحد القادم ٢١ نوفمبر إلى كراتشي.

هٰذا، وأنتم على علمٍ أني لا أزال أتفكر وأجتهد لإقامتكم في كراتشي بأية صورة، وقد حالتْ مسألةُ السَّكَن دون كل أملٍ مرجوٍّ، وقد بدأنا في مساكن الطلبة الجديدة الجنوبية لأجل بناء البيت، ولكن ضاع السعي وخاب الأمل، والآن مسجد ''بريتو رود'' الذي كان الخطيب فيه القارئ يوسف الهزاروي، وقد سافر إلى ''ليبيا'' ويبحثون عن الإمام، ومع المسجد بيت حاوٍ على ثلاث غُرَفٍ مع المراوح والغاز، وهو جدُّ موزونٍ للسكن، وهو قريب جداً من المدرسة، ويريدون إماماً يكون صاحبَ عائلةٍ وأن يكون كَهْلاً، وأن يجتنب عن خضاب اللحية الأسود، وأن يَعِظَ الناس بعد الجمعة على المنبر، والشروطُ الأربعة متوفرة في فضيلتكم، فإن رضيتم أتكلم مع أرباب التولي والسلطة، فالرجاء أن تخبروني للموافقة تلفونياً بقول: نعم، ثم أن تدبّروا للسفر في عطلة الأضحى، وأن تصلوا قبل العيد، هذا رجائي أرجوكم أن لا تخيبوني.

والسلام عليكم ورحمة الله

مخلصكم محمد يوسف البنوري عفي عنه

ملاحظة: كتبتُ الكتاب ونسيتُ البعث إلى البريد، وربما يكون ذلك لما حصل من التردد في الموضوع، فسمعتُ أن هناك شيئًا من الاختلاف في المعتقد بين المأمومين، وبالجملة الرجاء الاستخارة، ثم فَصْلُ الأمر، ولا أريد أن أكون سبباً لتشويش خاطركم الكريم. والسلام البنوري.

والمولوي عبدالحنان في غاية الإلحاح والإصرار، ويُثْنِيْ على السكن ويحثني على الطلب، وأسأل الله الخير كلهُ لكم.

عربی مکتوب کا اُردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا، شیخِ محترم مقام، صاحبِ فضل وکرم، مولانا فضل محمد صاحب!

اللہ تعالیٰ آنجناب کو عافیت وصحت اور اپنی مرضیات کی توفیق سے نوازے، آمین!

تحیہ وسلام اور قلبی شوق ومودّت!

بعد سلام، آپ کا والا نامہ اور محفوظ قصیدہ، قلبی سکون اور دلی تسلّی کا سبب بنا، اگرچہ آپ کی بیماری (کی خبر) نے مجھے رنجیدہ کردیا، اللہ تعالیٰ اس مرض کو رفعِ درجات کا بہترین وسیلہ بنائے۔

مدینہ منورہ سے واپسی پر ۴ شوال سنہ ۱۳۹۴ھ کو جدہ میں، میں نے خواب دیکھا تھا کہ مجھے ایک گول سی تختی/ پلیٹ دی گئی، جس پر چاندی کے باریک، اعلیٰ اور نہایت خوب صورت نقش ونگار تھے، اور اس پر خوب صورت طغرائی خط کی صورت میں یہ جملہ لکھا تھا: ''اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' (وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور اس میں یہ [مضمون] ہے: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے۔) خواب میں ہی میں یہ سمجھا کہ یہ نومولود کی خوش خبری ہے، اور اشارہ ہے کہ میں اس کا نام سلیمان رکھوں گا۔'' خواب مکمل ہوا۔

اتفاق سے کچھ ایام قبل میری بیٹیوں اور زوجہ نے بھی بچے کی ولادت، میری مرحومہ زوجہ اور میرے جدّ امجد سید آدم بن اسماعیل قدّس اللہُ سرّہ کی جانب سے (ولادت کی) بشارتوں کے یکساں خواب دیکھے ہیں۔ یہ تمام خواب (میرے) اس خواب اور بشارت کی تاکید وتصدیق کرتے ہیں۔ اگر یہ خواب نہ ہوتے تو میں اس آیتِ کریمہ پر عمل کرتے ہوئے بچے کا نام اسماعیل رکھتا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ

وَإِسْحٰقَ ’’(تمام حمد (ثناء) خدا کے لیے (سزاوار) ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (دو بیٹے) عطا فرمائے۔) آپ سے دعواتِ صالحہ کی اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو پاکیزہ زندگی بخشے، جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے، اور اُسے صالح عالم اور کامل عارف بنائے۔

الحمدللہ ولادت کے ساتویں روز گزشتہ جمعرات کے دن عقیقہ مسنونہ کیا اور ختنہ کا عمل کیا، جو انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت اور فطری عمل ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ بچہ عافیت سے ہے، اور سکھر (سندھ) میں ہے، آئندہ ہفتہ ۲۱ رنومبر کو (اپنی) والدہ اور نانی کے ساتھ کراچی آئے گا۔

آپ کے علم میں ہے کہ میں مستقل فکرمند ہوں اور کسی صورت بھی کراچی میں آپ کے قیام کے لیے کوشاں ہوں، لیکن رہائش کا مسئلہ ہر اُمید کے درمیان حائل ہوجاتا ہے، ہم طلبہ کے جنوبی دارالاقامہ میں گھر کی تعمیر شروع کر چکے تھے، لیکن یہ کوشش ضائع اور اُمید نامراد ہوئی۔ ’’بریٹو روڈ‘‘ کی مسجد جس میں قاری یوسف ہزاروی خطیب تھے، اور وہ ’’لیبیا‘‘ کے سفر پر ہیں، (اہلِ مسجد) امام کی تلاش میں ہیں، مسجد کے ساتھ تین کمروں پر مشتمل گھر بھی ہے، پنکھے اور گیس بھی مہیا ہے، رہائش کے لیے بہت موزوں ہے، اور (یہ مسجد) مدرسہ کے انتہائی قریب ہے۔ وہ لوگ شادی شدہ، اور ادھیڑ عمر امام چاہتے ہیں، جو کالے خضاب سے اجتناب کرتا ہو، اور جمعہ کے بعد منبر پر لوگوں کو وعظ کہہ سکتا ہو۔ آنجناب میں یہ چاروں شرطیں موجود ہیں، اگر آپ راضی ہوں تو (مسجد کے) متولی حضرات سے بات چیت کروں۔ اُمید ہے کہ آپ ٹیلی فون پر ’’ہاں‘‘ کہتے ہوئے موافقت کی اطلاع دیں گے، پھر آپ عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں سفر کا نظم بنالیں گے، اور عید سے قبل ہی (کراچی) پہنچ جائیں گے۔ یہ میری اُمید ہے، اور توقع ہے کہ آپ مجھے (اس امید میں) نامراد نہ ہونے دیں گے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا مُخلص محمد یوسف بنوری عفی عنہ

نوٹ: میں یہ خط لکھ چکا تھا، لیکن ڈاک کے لیے بھیجنا بھول گیا، شاید اس معاملے میں تردّد کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس دوران سننے میں آیا کہ (اس مسجد کے) مقتدیوں کے درمیان عقیدے کا کچھ اختلاف ہے۔ بہرکیف! اُمید ہے کہ استخارہ کے بعد اس معاملہ کا فیصلہ کریں گے؛ میں آپ کے قلبِ کریم کی تشویش کا سبب بننا نہیں چاہتا۔ والسلام البنوری

پس نوشت: مولوی عبدالحنان حد درجہ الحاح واصرار کر رہے ہیں، وہ رہائشی گھر کی تعریف کر رہے، اور (آپ سے) مطالبہ پر مجھے اُبھار رہے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے ہر طرح کی خیر کے لیے دعا گو ہوں۔

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....